ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 ستمبر 1964

پروین چندر مودی

بنام

سٹیٹ آف آندھراپردیش

(کے سباراؤ، ایم ہدایت اللہ اور جے آر مدھولکر جسٹسز)

ضروری اجناس ایکٹ(10، سال 1955)، دفعہ 11 کے تحت دفعہ 7- جرم زیرِ پورٹ- کیا یہ ضابطہ فوجداری(5، سال 1898) کی دفعہ 251A اور دفعہ 190 (1) (b) کے تحت ضروری پولیس رپورٹ کے برابر ہے یا کوڈ کی دفعہ 251 A یا دفعہ 252 کے تحت قابل سماعت ہے۔

درخواست گزار کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 420 اور ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 7 کے تحت جرائم کے لئے مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ چلایا جارہا تھا۔ یہ جرائم ایک ہی حقائق سے پیدا ہوئے اور ضابطہ فوجداری کے باب 14 کے تحت ایک ساتھ جانچ کی گئی۔ تفتیش کے اختتام پر پولیس افسر نے اپیل کنندہ کے خلاف ضابطہ اخلاق کی دفعہ 173 کے تحت فرد جرم دائر کی جس کا مقصد ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 11 کے مطابق سرکاری ملازم کی تحریری رپورٹ کے طور پر بھی کام کرنا تھا۔ سماعت کے دوران درخواست گزار نے اعتراض کیا کہ چونکہ پولیس نے ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ایک رپورٹ داخل کی ہے، لہذا دفعہ 7 کے تحت جرم کا ٹرائل دفعہ 251A کے تحت نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 کے تحت ہونا چاہئے۔ مجسٹریٹ نے ان کے اعتراض کو مسترد کر دیا اور نظر ثانی میں سیشن جج اور ہائی

کورٹ نے مجسٹریٹ کے حکم کو برقرار رکھا۔اس کے بعد درخواست گزار سپریم کورٹ آیا۔

اپیل میں درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 251A اور دفعہ 190 (1) کی شق (b) کے تحت رپورٹ ضابطہ فوجداری کے باب 14 کے تحت جانچ کے بعد دفعہ 173 کے تحت ایک پولیس افسر کی رپورٹ ہونی چاہئے، کہ اپیل کنندہ کے معاملے میں رپورٹ ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ہے۔اور دفعہ 173 کے تحت رپورٹ نہیں،اسے صرف دفعہ 190 (1) (a) کے تحت شکایت کے طور پر سمجھا جاسکتاہے،اور یہ کہ لاگو طریقہ کار دفعہ 252 کے تحت تھا۔

حکم ہوا: دفعہ 190 (1) کی شق(a) اور(c) کے تحت آنے والے مقدمات دفعہ 252 کے طریقہ کار کے مطابق قابل سماعت ہیں جبکہ اس دفعہ کی شق (b) کے تحت آنے والے مقدمات ضابطہ فوجداری کی دفعہ251A کے تحت قابل سماعت ہیں۔چونکہ موجودہ معاملے میں رپورٹ ایک پولیس افسر کے ذریعہ تیار کی گئی تھی اس لئے شق (a) اور(c) کے تحت اس کا نوٹس نہیں لیا جاسکتا تھا جس میں پولیس افسر کی طرف سے دی گئی رپورٹ یا معلومات کو واضح طور پر خارج کیا گیا ہے۔اس طرح کی رپورٹ میں جن جرائم کا ذکر کیا گیا ہے ان پر دفعہ 252 کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔[273 C-D: 272H]

(ii) دفعہ 11 کے تحت رپورٹ فرد جرم نہیں ہے، لیکن دفعہ 173 کے تحت بنائی گئی رپورٹ دفعہ 11 کی دفعات کو پورا کرتی ہے کیونکہ جو پولیس افسر ایسا کرتا ہے وہ بھی سرکاری ملازم ہوتا ہے۔دفعہ 7 کے تحت جرم سے متعلق رپورٹ کو دفعہ 173 کے تحت فرد جرم میں صحیح طور پر شامل کیا گیا تھا کیونکہ دونوں جرائم کی جانچ باب 14 کے تحت کی گئی تھی۔لہٰذا یہ مقدمہ دفعہ 173 اور دفعہ A 251 کے تحت پولیس

رپورٹ پر قائم کیا گیا تھا۔[273G؛ 274D-E؛ 275C-E] بھگو تیسرن بمقابلہ ریاست اتر پردیش [1961] 3 563S.C.R،رام کرشنا ڈالمیا بمقابلہ ریاست A.I.R 1958 پنجاب 172 اور پریم چند کھیتری بمقابلہ سٹیٹ A.I.R 1958 کلکتہ 213۔ حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 49 سال 1964.

3 ستمبر کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی فوجداری نظر ثانی کیس نمبر 132 سال 1963 اور سی آر پٹیشن نمبر 118 سال 1963۔

اپیل گزار کی طرف سے جے ایل جین، کے جیارام، جے آر گگرٹ۔

جواب دہندہ کی طرف سے کے آر چودھری اور بی آر جی کے آچار۔

عدالت کا فیصلہ ہدایت اللہ جسٹس نے سنایا۔

ہدایت اللہ جسٹس نے کہا کہ درخواست گزار کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 420 اور ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 7 کے تحت آئرن اینڈ سٹیل کنٹرول آرڈر کی شق (4) اور (5) کی خلاف ورزی کرنے پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ انسپکٹر آف پولیس، کرائم برانچ، سی آئی ڈی، حیدرآباد نے ان کے خلاف دھوکہ دہی کے جرم کے سلسلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت چارج شیٹ دائر کر کے استغاثہ کا آغاز کیا، جس کا مقصد ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 11 کے مطابق سرکاری ملازم کی تحریری رپورٹ کے طور پر بھی کام کرنا تھا۔ 1955: سکندرآباد کے فاضل سٹی مجسٹریٹ نے ان دونوں جرائم کے سلسلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 251A (3) کے تحت انکے خلاف فرد جرم عائد کی۔ اس کے بعد درخواست گزار نے دو ابتدائی اعتراضات

اٹھائے: پہلا یہ تھا کہ چونکہ یہ سامان بمبئی میں حاصل کیا گیا تھا اور اسے ٹھکانے لگا دیا گیا تھا، اس لیے سکندر آباد کی عدالت کے پاس اس پر مقدمہ چلانے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ یہ اعتراض، جس کی وجہ سے حقائق بیان کرنے کی ضرورت ہوتی، ہمارے سامنے نہیں اٹھایا گیا اور نہ ہی اس کا دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ چونکہ پولیس نے ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ایک رپورٹ داخل کی تھی، لہذا دفعہ 7 کے تحت جرم کی سماعت دفعہ 251A کے تحت نہیں بلکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 کے تحت ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو رد کیا جانا چاہئے۔ اس اعتراض کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے نظر ثانی کے لئے سیشن جج کا رخ کیا جس نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں دوسری نظر ثانی کی درخواست دائر کی لیکن اس حکم کے ذریعہ اسے خارج کر دیا گیا جواب اپیل کے تحت ہے۔

جہاں تک تعزیرات ہند کی دفعہ 420 کے تحت مبینہ جرم کی سماعت کا تعلق ہے تو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 251A کے تحت اسکی سماعت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ اہتمام ان معاملوں میں اپنائے جانے والے طریقہ کار کے لئے کیا گیا ہے جو "پولیس رپورٹ پر دایر" کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت مجسٹریٹ کو مقدمے کی سماعت کے آغاز پر خود کو مطمئن کرنا ہوتا ہے کہ دفعہ 173 میں مذکور دستاویزات ملزمین کو فراہم کی گئی ہیں اور اگر انہیں اس طرح پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مجسٹریٹ کو تمام دستاویزات پر غور کرنا چاہئے اور ملزم سے اس طرح کی جانچ کرنے کے بعد، اگر کوئی ہو تو، جیسا کہ مجسٹریٹ ضروری سمجھتا ہے اور استغاثہ اور ملزم کو سماعت کا موقع دینے کے بعد، مجسٹریٹ کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ملزم کے خلاف فرد جرم عائد کی جانی چاہئے یا نہیں۔ اگر وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ الزام بے بنیاد ہے تو اسے اسے بری کر دینا چاہئے۔ دوسری طرف، اگر اس کی رائے ہے کہ اس بات کی بنیاد ہے کہ ملزم

نے اس باب کے تحت قابل سماعت جرم کا ارتکاب کیا ہے، جسے وہ مقدمہ چلانے کا اہل ہے اور جسے اس کی رائے میں، اس کے ذریعہ مناسب سزا دی جاسکتی ہے، تو اسے ملزم کے خلاف تحریری طور پر الزام عائد کرنا چاہئے اور اس کی وضاحت کرنے کے بعد اپنی درخواست درج کرنی چاہئے اور اس کے مطابق آگے بڑھنا چاہئے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 کے تحت یہ درج ذیل ہے:

"252(1) پولیس رپورٹ کے علاوہ کسی اور معاملے میں جب ملزم پیش ہوتا ہے یا مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو ایسا مجسٹریٹ شکایت کنندہ (اگر کوئی ہو) کو سننے کے لئے آگے بڑھے گا اور استغاثہ کی حمایت میں پیش کیے جانے والے تمام ثبوت لے گا:

بشرطیکہ مجسٹریٹ کسی بھی ایسے معاملے میں شکایت کنندہ کے طور پر کسی بھی شخص کو سننے کا پابند نہیں ہوگا جس میں عدالت نے شکایت کی ہو۔

(2) مجسٹریٹ شکایت سے یا کسی اور صورت میں کسی ایسے شخص کے ناموں کا پتہ لگائے گا جو ممکنہ طور پر معاملے کے حقائق سے واقف ہو اور استغاثہ کے لئے ثبوت پیش کرنے کے قابل ہو، اور ان میں سے اپنے سامنے ایسے ثبوت پیش کرنے کے لئے طلب کرے گا جو وہ ضروری سمجھتا ہے۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ 253 کے تحت، اگر سیکشن میں مذکور تمام ثبوتوں کو لینے اور مجسٹریٹ کے خیال میں ملزم سے اس طرح کی جانچ کرنے کے بعد، جیسا کہ مجسٹریٹ ضروری سمجھتا ہے، تو اسے پتہ چلتا ہے کہ ملزم کے خلاف ایسا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے، جس میں اگر اس کو سزا نہیں دی گئی ہے، تو مجسٹریٹ اسے بری کر سکتا ہے۔ دوسری طرف، اگر مجسٹریٹ کو ایسا لگتا ہے کہ ملزم نے کوئی ایسا جرم کیا ہے جس پر مجسٹریٹ مقدمہ چلانے کا مجاز ہے اور جسے اس کی رائے میں اس کے ذریعہ مناسب سزا دی جاسکتی ہے، تو وہ اس کے خلاف الزام لگاتا ہے اور عرضی درج کرتا ہے۔ اگر ملزم اپنے جرم کا

اعتراف نہیں کرتا ہے تو مجسٹریٹ اسے یہ بتانے کا وقت دیتا ہے کہ استغاثہ کے گواہوں میں سے کس گواہ سے وہ جرح کرنا چاہتا ہے، اگر کوئی ہے، اور اگر وہ کہتا ہے کہ وہ ایسا کرتا ہے، تو گواہوں کو واپس بلا لیا جاتا ہے اور ان سے جرح کی اجازت دی جاتی ہے۔

درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 251A میں 'پولیس رپورٹ' کے الفاظ سے مراد وہ رپورٹ ہے جس کا ذکر دفعہ 173 میں کیا گیا ہے جو پولیس افسر باب 14 کے تحت اس کے ذریعہ جانچ کیے گئے جرائم کے سلسلے میں مجسٹریٹ کو پیش کرتا ہے۔ یہ تفتیش قابل شناخت جرائم کے سلسلے میں ہے کیونکہ غیر قابل قبول جرائم کی تفتیش صرف ایک مجاز مجسٹریٹ کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز ہونے کے بعد ہی پولیس افسران کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ دفعہ 190 کے تحت کسی جرم کا نوٹس مختلف طریقوں سے لیا جاتا ہے : (a) حقائق کی شکایت موصول ہونے پر جو جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ (b) کسی پولیس افسر کی جانب سے اس طرح کے حقائق کی تحریری رپورٹ پر؛ اور (c) پولیس افسر کے علاوہ کسی اور شخص سے موصول ہونے والی معلومات پر، یا مجسٹریٹ کے اپنے علم یا شک کی بنیاد پر کہ ایسا جرم کیا گیا ہے۔ اس تین نکاتی تردید کی بنیاد پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دفعہ 190 (1) (b) میں پولیس رپورٹ سے مراد ضابطہ اخلاق کی دفعہ 173 کے تحت پولیس افسر کی فرد جرم ہے، اور چونکہ ضروری اشیاء ایکٹ، 1955 کی دفعہ 11 کے تحت پولیس افسر کی تحریری رپورٹ کوڈ کی دفعہ 173 کے تحت فرد جرم نہیں ہے، اس لیے اسے حقائق کی شکایت کے برابر قرار دیا جانا چاہیے۔ دفعہ 190 (1) (a) کے تحت اس فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 420 کے تحت جرم فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 251A میں طے شدہ طریقہ کار کے تحت قابل تعزیر ہے، لیکن ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جرم دفعہ 252 کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے تحت قابل سماعت ہے۔ کریمنل پروسیجر کوڈ۔

درخواست گزار کا کہنا ہے کہ یا تو دونوں الزامات کو تقسیم کیا جانا چاہیے یا دونوں جرائم پر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 کے تحت مقدمہ چلایا جانا چاہیے کیونکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 251A کے تحت طریقہ کار ملزم کو دوسری جرح کا موقع نہیں دیتا جو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 252 فراہم کرتا ہے۔اور ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جرم کی سماعت میں ان کے ساتھ تعصب پایا جاتا ہے۔

ہمارے فیصلے میں 'پولیس رپورٹ' کو جو معنی دینے کی کوشش کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔دفعہ 190 میں ان افراد کے طبقات کے درمیان فرق کیا گیا ہے جو فوجداری مقدمہ شروع کر سکتے ہیں۔دفعہ 190 (1) کی تین شقوں کے تحت، جس کا ہم پہلے ہی حوالہ دے چکے ہیں، فوجداری مقدمہ (1) پولیس افسر کے ذریعہ تحریری طور پر رپورٹ کے ذریعہ، (2) پولیس افسر کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے حاصل کردہ معلومات یا مجسٹریٹ کے اپنے علم یا شک کی بنیاد پر، اور (3) حقائق کی شکایت موصول ہونے پر شروع کیا جا سکتا ہے۔اگر اس معاملے میں رپورٹ مندرجہ بالا (i) کے اندر آتی ہے، تو دفعہ 251A ،فوجداری ضابطہ کار کے تحت طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہئے . اگر یہ (ii) یا(iii) میں آتا ہے تو مندرجہ ذیل طریقہ کار ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 پر عمل کرنا ضروری ہے۔اس طرح ہمیں یہ جاننے کی فکر ہے کہ آیا اس معاملے میں پولیس افسر کی تحریری رپورٹ کو "حقائق کی شکایت" کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے یا "پولیس افسر کے علاوہ کسی اور شخص سے موصول ہونے والی معلومات" کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔یہ کہ یہ مؤخر الذکر نہیں ہو سکتا ہے کافی واضح ہے کیونکہ معلومات ایک پولیس افسر کی ہے۔اس سلسلے میں "شکایت" کی اصطلاح کو ضابطہ فوجداری کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے مجسٹریٹ کو زبانی یا تحریری طور پر یہ الزام لگانا کہ اس کوڈ کے تحت کارروائی کرنے کے

مقصد سے، کسی شخص نے، چاہے وہ معلوم ہو یا نامعلوم، جرم کا ارتکاب کیا ہے، لیکن اس میں پولیس افسر کی رپورٹ شامل نہیں ہے۔[دیکھیے دفعہ 4 (1) (h)]۔

لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 252 کا اطلاق صرف ان معاملوں پر ہو سکتا ہے جو پولیس رپورٹ کے بجائے کسی اور طریقے سے دایئر کیے گئے ہوں، یعنی ایسی شکایتوں پر جو کسی پولیس افسر کی رپورٹ نہیں ہیں یا کسی پولیس افسر کے علاوہ کسی اور شخص سے ملی جانکاری پر ہیں۔ اس معاملے میں استغاثہ کا آغاز پولیس افسر کی جانب سے تحریری طور پر ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 11 کی رپورٹ پر کیا گیا تھا جس میں درج ذیل ہے:

"11. جرائم کا نوٹس لینا۔ کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس کے کہ کسی ایسے شخص کے ذریعہ کئے گئے اس طرح کے جرم سے متعلق حقائق کی تحریری رپورٹ ہو جو تعزیرات ہند کی دفعہ 21 میں بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، 'بھگوتی سرن بمقابلہ ریاست اتر پردیش میں اس عدالت نے ضروری سامان (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946 کی دفعہ 11 کے تحت ایک رپورٹ کی نوعیت کی وضاحت کی، جو انہی الفاظ میں ایک شق تھی۔ اس عدالت نے کہا ہے کہ دفعہ 11 کے تحت رپورٹ کا کام ملزم کے خلاف فرد جرم کے طور پر کام کرنا نہیں ہے، اور یہ کہ دفعہ 11 کا مقصد نجی افراد جیسے حریف تاجروں یا عام لوگوں کو استغاثہ شروع کرنے سے روکنا ہے اور اس بات پر زور دینا ہے کہ نوٹس لینے سے پہلے شکایت کسی سرکاری ملازم کی طرف سے ہونی چاہئے۔ پولیس افسر ایک سرکاری ملازم ہے اور ہم سے پہلے اس سے انکار نہیں کیا گیا تھا۔ لہٰذا دفعہ 11 کے تقاضے پورے کیے جاتے ہیں، حالانکہ دفعہ 11 کسی پولیس افسر کی جانب سے دائر کی گئی رپورٹ کو چارج شیٹ میں تبدیل نہیں کرتا۔ اس کے بعد یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دفعہ 11 کے تحت رپورٹ کو دفعہ 173 کے تحت رپورٹ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے بلکہ صرف

دفعہ 190 (1) (a) کے تحت شکایت کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ پولیس افسر تعزیرات ہند کی دفعہ 156 (1) کے تحت آئی پی سی کی دفعہ 420 کے تحت ایک جرم کی جانچ کر رہا تھا جو ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جرم کی طرح ہی حقائق پر مبنی تھا۔ انہوں نے سابقہ کے ساتھ مل کر مؤخر الذکر جرم کی تفتیش کی اور اس فرد قرار داد جرم میں سابق کے ساتھ شامل ہو گئے جو انہوں نے پیش کی تھی۔

دفعہ 156 (2) میں کہا گیا ہے کہ جہاں کوئی پولیس افسر دفعہ 156 (1) کے تحت کسی جرم کی تفتیش کرتا ہے تو اس کے عمل پر اس بنیاد پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا کہ اسے جرم کی تفتیش کا اختیار نہیں ہے۔ یہ تفتیش ایک مربوط تھی، جو ایک ہی حقائق پر مبنی تھی۔ یہاں تک کہ اگر ضروری اشیاء ایکٹ کے تحت جرم قابل قبول نہیں ہو سکتا ہے - حالانکہ اپیل کنندہ کے ذریعہ یہ الزام عائد نہیں کیا گیا ہے کہ یہ قابل قبول نہیں ہے - تو پولیس افسر اسے قابل شناخت جرم کے سلسلے میں دفعہ 173 کے تحت چارج شیٹ میں شامل کرنے کا مجاز ہو گا۔ رام کرشن ڈالمیا بمقابلہ ریاست ([1]) میں فالشا جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے مشاہدہ کیا کہ فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 155 (1) کی دفعات کو ان معاملوں پر لاگو سمجھا جانا چاہئے جہاں پولیس کو دی گئی جانکاری صرف ایک غیر قابل شناخت جرم کے بارے میں ہے۔ جہاں معلومات ایک قابل شناخت اور غیر قابل شناخت جرم کا انکشاف کرتی ہیں تو پولیس افسر کو کسی بھی غیر قابل شناخت جرم کی تحقیقات کرنے سے نہیں روکا جاتا ہے جو اسی حقائق سے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ اس غیر قابل قبول جرم کو فرد قرار داد جرم میں شامل کر سکتا ہے جسے وہ قابل شناخت جرم کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ہم مکمل طور پر متفق ہیں .اگر دونوں جرائم قابل شناخت ہیں تو کوڈ کے باب چودھویں کے تحت ایک ساتھ جانچ کی جا سکتی ہے اور یہ بھی کہ آیا ان میں سے کوئی ایک ناقابل قبول جرم تھا۔

پریم چند کھیتری بمقابلہ ریاست (2) کے اختیار پر ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 251A کے تحت مقدمہ صرف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت رپورٹ پر ہی شروع کیا جاسکتا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ پولیس افسر کی رپورٹ کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت فرد قرارداد جرم نہیں مانا جاسکتا۔ اس معاملے میں کلکتہ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے دفعہ 190 (1) (b) میں پولیس رپورٹ کے معنی پر تفصیل سے غور کیا اور کہا کہ وہ الفاظ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 173 کے تحت فرد قرارداد جرم تک محدود ہیں۔ ہم نے اوپر نشاندہی کی ہے کہ ان تمام معاملات میں جہاں قانون کو سرکاری ملازم کی طرف سے تحریری طور پر رپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے، قانون کے تقاضے اس وقت پورے ہوتے ہیں جب ایک سرکاری ملازم کی طرف سے رپورٹ درج کی جاتی ہے جو ایک پولیس افسر بھی ہوتا ہے۔ ہم نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ ایسے معاملوں میں بھی جہاں پولیس افسر مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کسی غیر قابل قبول جرم کی جانچ نہیں کر سکتا ہے، اسے کوڈ میں کسی بھی چیز کے ذریعہ غیر قابل قبول جرم کی جانچ کرنے سے نہیں روکا جاتا ہے۔

کلکتہ معاملے میں، جس کا ہم نے آخری بار حوالہ دیا تھا، اوپیم ایکٹ میں ایک شق (دفعہ 20G) تھی، جیسا کہ بنگال میں ترمیم کی گئی تھی، جس میں یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ایکسائز، پولیس یا کسٹم ڈپارٹمنٹ کے افسر کے ذریعہ تحریری طور پر ایک رپورٹ کی جانچ کی جائے گی اور اس طرح مقدمہ چلایا جائے گا جیسے ایسی رپورٹ پولیس افسر نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 190 (1) کی شق (b) کے تحت تحریری طور پر تیار کی ہو۔ کلکتہ ہائیکورٹ کی ڈویژنل بنچ نے کہا کہ اس دفعہ نے ایک بناوٹی کہانی تخلیق کیا جس کے ذریعہ ایکسائز یا کسٹم افسر کی رپورٹ کو پولیس افسر کی رپورٹ سمجھا جانا تھا لیکن صرف دفعہ 190 (1) (b)

کے مقصد کے لئے،اس نے اس رپورٹ کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 173 کے تحت فرد قرار داد جرم نہیں بنایا،اور یہ کہ دفعہ 251A ، مجموعہ ظابطہ فوجداری کوڈ،لاگو نہیں تھی کیونکہ اسنے کوڈ کی دفعہ 173 کے تحت ایک رپورٹ پر غور کیا تھا۔ہم نے فاضل وکیل کو مدعو کیا کہ وہ ہمیں بتائیں کہ اگر اس بناوٹی کہانی کے اثرات نے اسے دفعہ 173، مجموعہ ظابطہ فوجداری کے تحت رپورٹ نہیں بنایا،تو مقننہ کے ذہن میں یہ کہنے کا اور کیا مقصد ہو سکتا تھا کہ یہ ایک پولیس افسر کی رپورٹ ہے؟وہ کوئی تجویز نہیں دے سکتا تھا،اور ہم بھی نہیں دیکھ سکتے کہ دوسرا مقصد کیا تھا۔ ہماری رائے میں یہ موقف واضح ہے کہ اگر اس طرح کی رپورٹوں کو دفعہ 190 (1) (b) کے تحت بنایا گیا سمجھا جاتا ہے تو انہیں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 251A کی دفعات کی طرف راغب کیا جانا چاہئے، کیونکہ اگر بناوٹی کہانیوں کو مکمل طور پر نافذ کیا جاتا ہے تو انہیں دفعہ 190 (1) (a) یا دفعہ 190 (1) (c) کے تحت 'شکایات' کے اندر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔کسی بھی معاملے میں ڈویژنل بنچ نے یہ بھی کہا کہ دفعہ 251A کسی ایسے معاملے کی سماعت پر لاگو ہوتی ہے جو دفعہ 173 کے تحت پولیس رپورٹ پر شروع کیا جاتا ہے اگر جانچ ایسی ہو جس پر دفعہ 173، فوجداری ضابطہ کار لاگو کیا جا سکتا ہے،اور اس معاملے میں دونوں شرائط پوری کی جاتی ہیں۔ہائی کورٹ نے معاملے کی سماعت میں نظرثانی میں مداخلت نہ کرنے کا صحیح فیصلہ کیا تھا۔ہم اپیل مسترد کرتے ہیں۔درخواست گزار اس مقدمے کو کافی عرصے تک مؤخر کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ہم ہدایت کرتے ہیں کہ مقدمے کی سماعت روزانہ ہوتی رہے جب تک کہ مقدمہ قانون کے مطابق نمٹا نہیں دیا جاتا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document